بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۰ تبوک ۱۳۴۳ ہش ۱۳ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۹ ستمبر بوقت ۹½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی البتہ شام کے وقت کچھ ضعف کی شکایت ہو گئی۔ رات بارہ بجے تک نیند نہیں آئی۔ پھر دوائی دینے سے نیند آئی۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

ہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ سے بچو، نماز ادا کرو، اور دین کو دنیا پر مقدم رکھو

خدا تعالیٰ کا سچا غلام وہی ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے

"دغا باز آدمی کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ وہ اس کے منہ پر ماری جاتی ہے کیونکہ وہ دراصل نماز نہیں پڑھتا بلکہ خدا تعالیٰ کو رشوت دینا چاہتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کو اس سے نفرت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ رشوت کو خود پسند نہیں کرتا۔ نماز کوئی ایسی ویسی شے نہیں ہے بلکہ یہ وہ شے ہے جس میں اھدنا الصراط المستقیم جیسی دعا کی جاتی ہے اس دعا میں بتلایا گیا ہے کہ جو لوگ برے کام کرتے ہیں ان پر دنیا میں خدا تعالیٰ کا غضب آتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیئے جو کام ہوتا ہے اس کے ارادہ سے ہوتا ہے ....

اب تم کو چاہیئے کہ برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یجعل لہ مخرجاً۔ یعنی جو امور اسے کشاں کشاں گناہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے۔ قرآن کو بہت پڑھنا چاہیئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیئے کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔ کسان کو دیکھو جب وہ زمین میں ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اٹھاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے۔ مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی اچھا ہو سامان بھی عمدہ ہو سب کچھ کر بھی سکے تب جا کر فائدہ پاوے گا لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط باندھنا چاہیئے۔ جب یہ ہوگا تو دل خود خدا سے ڈرتا رہے گا۔ اور جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے۔ اور پھر تمام بلاؤں سے اسے بچاتا ہے۔

گناہ سے بچو نماز ادا کرو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔ خدا تعالیٰ کا سچا غلام وہی ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ ۳۲۰ و ۳۲۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ ستمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے احباب کو بکثرت دعائیں کرنے کی تلقین کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا۔ کہ ہمیں دعائیں کرنے میں اس امر کا خاص التزام کرنا چاہیئے کہ ہم وہ دعائیں بکثرت کریں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں ہمیں سکھلائی ہیں۔ اسی طرح ان الفاظ میں بھی دعائیں کرنی چاہئیں جن الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعائیں کیں۔ یا جو دعائیں اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپ کو سکھلائیں۔ آپ نے فرمایا یہ سب دعائیں بہت پر حکمت اور بے انتہا خیر و برکت کی حامل ہیں۔ اس ضمن میں آپ نے احباب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک خاص دعا بکثرت پڑھنے اور اس کا ورد رکھنے کی تلقین فرمائی۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں:۔

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ اِنْ كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَ تَوَفَّنِيْ اِنْ كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔

یعنی اے خدا مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک کہ میرا زندہ رہنا بہتر ہے اور مجھے اس وقت تک وفات دے۔ جبکہ میرا وفات پانا میرے لئے بہتر ہو۔

ربوہ کا موسم

۱۹ ستمبر (۵ بجے صبح) آج علی الصبح نماز فجر کے وقت یہاں تیز بارش ہوئی جو تقریباً نصف گھنٹہ جاری رہی۔ اس کے بعد بھی وقفہ وقفہ سے کچھ چھینٹا پڑا۔ اب مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ ستمبر ۶۲ء

اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب

مولانا شبلی کا جو سفرنامہ قبرص کے حالات میں نوائے وقت کے ۸/۶۲-۲۷ کے پرچہ کی زینت بنا ہے اس میں مولانا موصوف فرماتے ہیں :-

"اگرچہ پندرہ سولہ برس سے انگریز یہاں حکومت کر رہے ہیں لیکن حکمتِ عملی کے لحاظ سے طرزِ انتظام میں بہت سی قدیم باتیں قائم رکھی ہیں۔ محکمہ قضا بالکل الگ ہے اور شرعی مقدمات سے حکومتِ انگریزی کو کچھ واسطہ نہیں۔ اتفاق سے مجھ کو قاضی صاحب سے بھی نیاز حاصل ہوًا۔ بہت خلیق اور باوفا آدمی ہیں۔ تعلیم کا طریقہ بھی بالکل ترکی انتظام کے مطابق ہے۔ تمام مکتبوں اور مدرسوں میں ترکی سررشتۂ تعلیم کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں جس مکتب کا میں نے ابھی ذکر کیا اس میں قرآن مجید، فقہ کا ابتدائی رسالہ، تاریخ جغرافیہ درس میں داخل ہے اور تعلیم نہایت خوبی سے ہوتی ہے۔ قسطنطنیہ سے واپسی کے وقت بھی اس مکتب میں گیا تھا۔ صبح کا وقت تھا، اور مدرس صاحب اس وقت تک تشریف نہیں لا چکے تھے دو تین لڑکے موجود تھے وہ نہایت ادب اور خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ ایک نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کا وطن کہاں ہے۔ میں نے کہا ہندوستان، ہندوستان ایک وسیع ملک ہے۔ خاص شہر کا نام بتائیے۔ میں نے علی گڑھ کا نام لیا۔ کہنے لگا میں نقشہ میں دیکھتا ہوں۔ کہاں واقع ہے۔ ہندوستان کا نقشہ سامنے آویزاں تھا۔ اس نے ایک سرسری نگاہ ڈالی اور فوراً علی گڑھ پر انگلی رکھ کر کہا "ہاں یہ ہے" اس کی عمر دس برس سے زیادہ نہ تھی اسلئے مجھ کو اس کی اس تیزی اور یادداشت پر تعجب ہوًا۔ میں نے پوچھا تمہارا بادشاہ کون ہے بولا "آفندم" آفندی ترکی زبان میں جناب مخدوم کے ہم معنی ہیں۔ اور جب میم متکلم کے ساتھ استعمال کیا جائے تو عموماً اس سے سلطان مُراد ہوتے ہیں۔ میں نے کہا "یہاں تو انگریز حکومت کر رہے ہیں۔" بولا کہ "ہاں مستاجری کے طور پر لیا ہے۔ اور سالانہ خراج ادا کرتے ہیں" انگریزوں کی حکمتِ عملی نہایت دانشمندانہ ہے کہ کسی ملک پر قبضہ کرتے ہیں تو اس تدریج اور آہستگی سے کہ ملک والوں کو انقلابِ حکومت کی خبر بھی نہیں ہوتی۔"

(نوائے ۸/۶۲-۲۷ صاوّل)

حقیقت یہ ہے کہ صلیبی جنگیں ختم نہیں ہوئیں البتہ جنگ لڑنے کے طریقے بدل گئے ہیں۔ ہمارا قدیم طبقہ ابھی جہاد کے معنی جہاد بالسیف ہی خیال کرتا ہے۔ اور جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقت کی طرف رہنمائی کرنی چاہی اور بتایا کہ اب جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں۔ آپ نے احادیث سے بھی اس کی تائید کی اور یضع الحرب کی طرف توجہ دلائی مگر افسوس ہے کہ اہل علم حضرات نے نہ صرف اس طرف توجہ نہ دی بلکہ آپ پر الزام لگایا کہ آپ نے نعوذ باللہ قرآنی جہاد کو منسوخ کر دیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس بناء پر آپ پر کفر کے فتوے لگائے گئے اور سارے ہندوستان میں پھر کر بڑے بڑے اہل علم حضرات کی مہریں ان پر ثبت کرائی گئیں اس کا نتیجہ یہ ہوًا کہ مسلمان عوام ان لوگوں کے جھانسے میں آکر اسلام سے غافل اور اس طرح مغربی تہذیب کا شکار ہوتے چلے گئے۔ آج خود پاکستان میں یہ حالت ہے کہ بڑے بڑے متقی بزرگوں کے اندرون خانہ میں رہنے والیاں بھی ٹیڈی لباس سے مزین ہو رہی ہیں۔ اور قبرص کی ترک بیٹیاں اپنے جانبازوں کے استقبال کے لئے محوِ رقص ہیں چنانچہ نوائے وقت کے اسی پرچہ میں ایک تصویر شائع ہوئی جس کے نیچے مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے :-

"قبرص کی ترک بیٹیاں اپنے جانباز محافظوں کے استقبال میں محوِ رقص ہیں۔"

لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ مغربی تہذیب اسلام کو کس طرح زک دے رہی ہے یہ تصویر اس کی افسوسناک آئینہ داری کر رہی ہے۔ یہ ان ترکوں کی بیٹیاں ہیں جن سے کبھی یورپ تھر تھراتا تھا جن کی تلوار نے صلیبی فرنگیوں کے مُنہ پھیر دئے تھے جبکہ یورپ نے اپنے بہترین سپاہی ترکوں کے مقابلہ میں لا کھڑے کئے تھے کیا ان جانباز ترکوں کے استقبال کے لئے بھی ان کی بیٹیاں محوِ رقص ہوتی ہوں گی؟ ایک مسلمان کا دل اس خیال ہی سے پھٹ جاتا ہے۔ آج راز ہویدا ہوًا ہے کہ صلیبی جنگ جو تلوار کے میدان میں یورپ نے ترکوں کے مقابلہ میں ہاری تھی تہذیب کے میدان میں اب قدم قدم پر جیت رہا ہے۔

کاش ہمارے اہل علم حضرات اس سے سبق سیکھتے اور دشمن کے ہتھیاروں سے دشمن کا مقابلہ کرتے۔ کیا سلطان محمد فاتح غازی صلاح الدین وغیرہ ترک جانبازوں کا استقبال بھی ترک بیٹیاں اسی طرح محوِ رقص ہو کر کرتی تھیں؟ بتائیے کیا صلیبی جنگ آخر کار مغرب نہیں جیت رہا؟

الغرض مسلمان صلیبی جنگ میں تہذیبی تیروں کی بوچھاڑ سے ہر جگہ شکست پر شکست کھا رہا ہے۔ ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مُرغ قبلہ نما آشیانے میں

بے شک ہر ملک کے مسلمان سو رہے ہیں۔ نہیں۔ مر گئے ہیں لیکن اسلام نہیں مرا۔ وہ زندہ ہے اسلام کا خدا تعالیٰ زندہ ہے۔ اسلام کا رسولؐ زندہ ہے اور اسلام کی الکتاب زندہ ہے مگر آج زندہ بدست مُردہ والی بات ہو گئی ہے۔ ہم مُنہ سے تو کہتے ہیں کہ اسلامی تہذیب کا مقابلہ کوئی تہذیب نہیں کر سکتی مگر ؎

کون ہوتا ہے حریف مئے مرد افگن عشق
ہے مکرر لبِ ساقی پہ صلا میرے بعد

آج اسلامی تہذیب کے مردِ میدان، اسلامی تہذیب کے مجاہد کہاں ہیں؟ آج یورپ اپنی تہذیب سے خود نالاں ہے۔ شراب اور رقص عریاں نے اسکی جان کو سانپ کی طرح ڈسا ہوًا ہے اور اسکے حلق سے چیخ پکار نکل رہی ہے مگر جن کے پاس اس سانپ کا تریاق ہے وہ خود اس سانپ سے ڈسے جا رہے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ جو وہ کرتے ہیں تو یہ ہے کہ ایٹم بم کے زمانہ میں جہاد بالسیف کے ترانے گا رہے ہیں اور جو کہتا ہے کہ آؤ دنیا کے سامنے اسلامی تہذیب کا نمونہ پیش کریں ان کو کافر کہہ کر دھمکیاں دی جاتی ہیں۔

اگر یہ تصویر درست ہے تو یہ صرف ایک مثال ہے ورنہ یہ بیماری اب تمام اسلامی ممالک میں پھیلتی جا رہی ہے ترکوں کی خصوصیت نہیں خود پاکستان میں بھی رقص و غنا کی مجالس کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ اسی طرح دیگر اسلامی ملکوں کا حال ہے۔ صلاح الدین ایوبی وغیرہ تمام مسلمان قوم کے ہیرو ہیں نہ کہ صرف ترکوں کے۔

ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کی تہذیب ساری دنیا کی تہذیبوں پر بھاری تھی۔ کفار اقوام نے بھی کفر و الحاد کی باتیں چھوڑ دی تھیں۔ ساری دنیا کی بُت پرست اقوام نے عملاً واحد خدا کا کلمہ پڑھ لیا تھا۔ اسلامی تہذیب عیسائیوں، یہودیوں اور ہندوؤں کے گھروں میں داخل ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ جب انہی ترکوں کے بزرگوں نے بغداد کی اسلامی حکومت کا خاتمہ کر دیا تو اسلامی تہذیب نے اُٹھ کر فاتحین کا دامن پکڑ لیا اور فاتح مفتوح ہو کر رہ گئے مگر آج یہ حالت ہوئی ہے کہ یورپ کی تہذیب نے پھر ان کو اپنے چنگل میں لے لیا ہے اور اسلامی تہذیب دُور کھڑی حیرت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے، کیا یہ ہماری شکست اور کاہلی نہیں ہے کہ ہم نے اتنا بڑا خزانہ ہاتھ سے کھو دیا ہے۔ اور اب اس خزانہ کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے ذرا بھی مضطرب نہیں ہیں۔

یہی تو چشمۂ آبِ بقا ہے

ہمارے ساتھ جو تُو نے کیا ہے
خُدا جانے جفا ہے یا وفا ہے

نہیں ہے کچھ ہمارا دخل اس میں
جنونِ عشق بھی تیری ادا ہے

بہشتِ جاوداں لے کر کرے کیا
جسے دردِ محبت مل گیا ہے

جناں سے لے کے کوئے دلرُبا تک
جہنم سلسلہ در سلسلہ ہے

جو بہتا ہے مری آنکھوں سے تنویرؔ
یہی تو چشمۂ آبِ بقا ہے

شذرات

شیخ خورشید احمد

"میں فطرتاً خود مختاری کو پسند کرتا ہوں"

حال ہی میں جناب مودودی صاحب کا مندرجہ ذیل حوالہ نظر سے گذرا :-

"...... ۱۹۲۴ء کے آغاز میں پھر دہلی واپس آگیا وہاں مولانا محمد علی مرحوم سے مراسم پیدا ہوئے ان کا ارادہ تھا کہ مجھے "ہمدرد" میں اپنا مددگار بنائیں۔ لیکن اسی زمانہ میں مولانا احمد سعید صاحب نے جمعیۃ العلماء ہند کی جانب سے "الجمعیۃ" نکالنے کا ارادہ ظاہر کیا اور قدیم تعلقات کی بناء پر مجھے "الجمعیۃ" کو ہمدرد پر ترجیح دینی پڑی اس کے علاوہ ترجیح کی دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ میں فطرتاً خود مختاری کو پسند کرتا ہوں۔ اور کسی دوسرے شخص کے ماتحت کام نہیں کرسکتا خواہ وہ میرے نزدیک کتنا ہی محترم ہو"

(نقوش آپ بیتی نمبر ماہ جون ۱۹۶۴ء صفحہ ۱۳۹۱)

جناب مودودی صاحب کے اس حوالہ سے جہاں ہندو کانگریس کی حامی اور مسلم لیگ کی مخالف جماعت "جمعیۃ علماء ہند" کے ساتھ ان کے دیرینہ مراسم اور گہرے تعلقات کا پتہ چلتا ہے وہاں ان کے رجحان طبع پر بھی خوب روشنی پڑتی ہے۔ یہ الفاظ تو واقعی انکی طبیعت اور اصل فطرت کی بڑی سچی اور صحیح رنگ میں عکاسی کرتے ہیں۔ کہ :-

"میں فطرتاً خود مختاری کو پسند کرتا ہوں اور کسی دوسرے شخص کے ماتحت کام نہیں کرسکتا"

شروع سے لے کر اب تک مودودی صاحب جن مراحل زندگی میں سے گذرے ہیں۔ مخالفین سے نہیں بلکہ خود اپنے بزرگوں اور رفقائے کار سے بھی وہ جو سلوک کرتے رہے ہیں وہ سب اس امر کو واضح کر دیتے ہیں کہ واقعی مودودی صاحب فطرتاً کسی دوسرے شخص کے ماتحت کام کر ہی نہیں سکتے۔

لیکن ہمارے ہاں جو لوگ بزعم خود دینداری "صالحیت" اور قومی قیادت کے دعویدار ہیں ان کے کردار کا اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ بعد میں جب انہی مودودی صاحب کو مصلحت وقت کے پیش نظر اور ملکی اقتدار پر قابض ہونے کی تمنا میں "آزادی رائے اور جمہوریت" کا نعرہ لگانا زیادہ مفید مطلب نظر آیا تو انہوں نے خالص دنیاداروں اور ابن الوقت سیاست دانوں کی طرح بلا تامل یہ اعلان کر دیا کہ :-

(۱) "(ہماری) جماعت اپنے ہاں جماعتی پروگرام اور پالیسی نیز اپنے قائدین اور عام ارکان کی نجی و عوامی زندگی کے بارے میں آزادانہ گفتگو اور بحث مباحثہ کی پوری طرح حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اور ارکان کے اجتماعات میں ہر شخص کو پوری آزادی ہوتی ہے"

(۲) "آزاد بحث مباحثہ اور بے باک اور بے لاگ تنقید کی پالیسی اختیار کرنے سے جماعت کی صفوں میں جمہوریت کی روح ہمیشہ تر و تازہ رہتی ہے"

(شہاب ۲۴ مئی ۱۹۶۲ء)

جو شخص خود یہ اقرار کرتا ہے کہ میں فطرتاً خود مختاری کو پسند کرتا ہوں، وہی اگر مصلحت وقت کے ماتحت اچانک "جمہوریت اور آزادی رائے" کا نعرہ لگانے لگے تو قارئین خود فیصلہ کر لیں کہ وہ کس کردار کا مالک ہوگا؟ اور اس کی صالحیت کا دعوے کیا حقیقت رکھتا ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ جو شخص خود یہ اقرار کرتا ہے کہ میں کسی محترم سے محترم شخصیت کے بھی ماتحت رہنا گوارا نہیں کر سکتا۔ وہ خود اپنی جماعت کے فیصلوں کی کس طرح پابندی کر سکتا ہے۔ پھر وہ ملکی قانون کا پابند بھی کس طرح ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس سے تو یہ نتیجہ بھی نکالا جا سکتا ہے کہ ایسا شخص غالباً اطیعوا اللہ اور اطیعوا الرسول کے اصول کو بھی ماننے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ وہ تو بس اپنی ذاتی رائے اور ذاتی خواہشات کا ہی غلام ہوگا۔ اور ذاتی خواہشات کے مقابل میں وہ محترم سے محترم شخصیت کے احکام کو بھی ٹھکرا دیگا!!

اگر اور بھی چند ایسے اشخاص پیدا ہو جائیں تو قانون کے احترام کی بجائے دنیا میں شاید جنگلی قانون ہی رائج کرنا پڑے گا۔ کہ جس میں جس کا جو جی چاہے کرے۔ اور کوئی روکنے اور ٹوکنے والا نہ ہو۔

تعصب اور بغض و عناد کا کرشمہ

ایک ہفت روزہ کا مدیر جو اپنی انشاء پردازی کے متعلق بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پر معارف تصانیف کا ذکر کرتے ہوئے بڑی تعلّی کے ساتھ لکھتا ہے:-

"ہمیں مرزا صاحب کی نبوت سے کوئی دلچسپی نہیں نہ ان کے لٹریچر سے کوئی عقیدت یا عناد ہے صحیح امر تو یہ ہے کہ ایک نبی تو کیا۔ ایک تیسرے درجے کا لکھاری بھی اس قسم کی بے ربط۔ مہمل انشاء سے عاری اور حسن و خوبی سے معرّیٰ عبارتیں نہیں لکھ سکتا جو مرزا صاحب کے قلم سے صفحہ قرطاس پر منتقل ہو چکی ہیں" (نعوذ باللہ من ذالک)

مندرجہ بالا عبارت اس شدید تعصب اور بغض و عناد کی آئینہ دار ہے جو لکھنے والے کے دل و دماغ پر حاوی ہے۔ ورنہ انصاف پسندی اور خدا ترسی کی ایک رمق بھی اگر باقی ہوتی تو وہ اور نہیں تو کم از کم اپنے "امام الہند" مولانا ابو الکلام آزاد کا ہی پاس کرتا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر اپنے نوٹ میں یہ لکھا تھا کہ :-

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ ...... جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں...... دنیا سے اٹھ گیا... ...... ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے ...... مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و قیمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے"

(اخبار وکیل امرتسر)

یہ ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تحریر کی عظمت کا وہ اعتراف جو مولانا ابو الکلام آزاد نے کیا۔ اسی مولانا آزاد نے جن کے متعلق مندرجہ بالا ہفت روزہ کے مدیر کا یہ قول ہے کہ :-

"ایک خاص دور کی جبینیں اس کے قلم و علم کی محراب میں جھک گئیں"

یہ تعصب اور بغض و عناد ہی کا کرشمہ ہے کہ مولانا ابو الکلام آزاد جس تحریر کو "سحر" قرار دیتے ہیں وہ اس ہفت روزہ کو نعوذ باللہ بے ربط اور مہمل نظر آتی ہے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

تبدیلی تاریخ امتحان

(۱) لجنہ اماء اللہ کا تربیتی نصاب کا امتحان ۲۷ ستمبر کی بجائے ۴ اکتوبر کو ہوگا۔ تمام لجنات اس تبدیلی کو نوٹ کر لیں اور اس دن پیپرز کے لئے تیار رہیں۔

(۲) ناصرات الاحمدیہ کا امتحان بھی ۲۷ ستمبر کی بجائے ۴ اکتوبر کو ہوگا۔ تمام شہروں کی صدر اور سیکرٹری اپنے حلقہ کی ناصرات کو اس تبدیلی سے مطلع کر دیں۔

(جنرل سکرٹری)

رسالہ خالد کا خلافت ثانیہ نمبر

احباب کو علم ہو گیا ہوگا کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اکتوبر ۱۹۶۲ء کے اوائل میں خلافت ثانیہ نمبر شائع کر رہی ہے۔ اس رسالہ کی ضخامت ۲۰۰ صفحات کے قریب ہوگی۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پچاس سالہ خلافت کے دوران مختلف جہات سے ترقی اور آپ کے عظیم المرتبت کارناموں سے متعلق بزرگان سلسلہ کے نہایت ہی قیمتی مضامین شائع کئے جائیں گے انشاء اللہ

چونکہ یہ خاص نمبر محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے اس لئے جملہ قائدین مجالس، ایجنٹ صاحبان و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد مطلوبہ تعداد ریزرو کرا لیں۔ قیمت رسالہ دو روپے فی شمارہ مستقل خریداروں کو ستمبر و اکتوبر کے شمارہ کے طور پر بھجوایا جائے گا۔ ترسیل زر بنام مینجر رسالہ خالد۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا:- خاکسار کی والدہ صاحبہ دس بارہ یوم سے بندش پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و [illegible] کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مبارک احمد کارکن دفتر امور خارجہ ربوہ)

وکالت مال تحریک جدید کے اعلانات

جماعت ہائے ضلع لاہور میں مبشرین تحریک جدید کا تربیتی دورہ

اصلاحی اور تربیتی اغراض کے تحت حسب ذیل مبشرین اسلام کو جماعت احمدیہ لاہور کی دعوت پر ۲۹/۸/۶۴ کو لاہور بھجوایا گیا۔

مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب مبلغ ماریشیس و مغربی و مشرقی افریقہ۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری مبلغ سیرالیون (مغربی افریقہ) مکرم مولوی غلام یٰسین صاحب مبلغ امریکہ۔ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب مبلغ انگلستان و آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) مکرم ملک احسان اللہ صاحب مبلغ غانا (مغربی افریقہ) مطابق رپورٹ مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی۔ لاہور ریلوے سٹیشن پر احباب جماعت نے ان کا استقبال کیا۔

مورخہ ۳۱/۸/۶۴ کو صبح ۹ بجے زیر صدارت جناب قائمقام امیر صاحب جماعت لاہور جلسہ منعقد ہوا جس میں ان مبشرین کرام نے اپنے اپنے ملک میں جہاں وہ کام کر کے آئے تھے اسلام کی اشاعت کے حالات بیان فرمائے۔ اور یہ ثابت کیا کہ آج خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ہی یہ فخر حاصل ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے ذریعہ سے اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے میدان عمل میں قربانی پیش کر رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ مزید بیس تک ضلع و شہر لاہور میں متعدد مقامات پر تحریک جدید کی طرف سے یہ مبشرین اسلام دورہ کریں گے اور اسلام کی عظمت اور قرآن کریم کی شاندار تعلیم کے نتائج سے لوگوں کو آگاہ کریں گے۔ دوست دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ دورہ ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ہمارے ان مجاہدین کے اخلاص اور قربانیوں کو قبول فرمائے۔

نیز سیکرٹری صاحب اصلاح و ارشاد جماعت لاہور جو اس دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے شب و روز کوشاں ہیں کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور اموال میں برکت دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

ضلع راولپنڈی میں مبشر تحریک جدید کا دورہ

جماعت ہائے احمدیہ راولپنڈی کی دعوت پر مکرم مولوی مقبول احمد صاحب قریشی مجاہد انگلستان و مغربی افریقہ کو ضلع راولپنڈی کی جماعتوں میں دورہ کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ جو اصلاحی اور تربیتی اعتبار سے بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہا۔ متعدد جماعتوں میں تربیتی جلسے کئے گئے جن میں ہمارے مجاہد بھائی نے یورپ اور افریقہ میں اشاعت اسلام کے ایمان افروز حالات سنائے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مجاہد بھائی اور عہدیداران خصوصاً امیر صاحب جماعت ہائے ضلع راولپنڈی اور مربی سلسلہ مکرم محمد شفیع صاحب اشرف کو جزاء دے اور ان کی مساعی میں خیر و برکت نازل فرمائے۔

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۲۸۵ - مکرم راجہ فضل احمد صاحب ولد راجہ نور الدین صاحب محمود آباد ضلع جہلم ... - ۳۰۰ روپے

۲۸۶ - محترمہ صغریٰ بیگم - بیگم چوہدری محمد اسلم صاحب ورک بی اے۔ ایل ایل بی مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ - لائل پور شہر۔ منجانب والدہ صاحبہ ... - ۳۰۰ "

۲۸۷ - مکرم کیپٹن رحمت علی صاحب سیالکوٹ چھاؤنی منجانب والدہ ماجدہ سردار بیگم صاحبہ مرحومہ ... - ۳۰۰ "

۲۸۸ - مکرم ٹھیکیدار عبد الحمید صاحب قصور ضلع لاہور۔ منجانب والدین۔ ... - ۳۰۰ "

ملازمین ترقیات کے وقت شکرانہ کا خاص خیال رکھیں

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و تبشیر تحریک جدید کی خدمت میں مکرم سید محمود احمد صاحب ۱۴ - ملکانی محل فریئر روڈ کراچی تحریر فرماتے ہیں:-

"آج ملکہ ابھی ابھی کمپنی کی طرف سے جہاں میں ملازم ہوں اطلاع ملی ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری موجودہ تنخواہ میں مبلغ دو صد روپے کی ترقی ہوئی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق یہ دو صد روپیہ تو مساجد فنڈ ممالک غیر کے لئے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ مزید ایک صد روپیہ بطور شکرانہ کے ملا کر کل تین صد روپے کا چیک ارسال خدمت ہے"

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص بھائی کے اخلاص اور اموال میں برکت ڈالے اور انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

دیگر ملازمین حضرات اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائیں اور ترقیات کے وقت شکرانہ ادا کرنے کا خاص خیال رکھیں۔

سالانہ ترقی مساجد ممالک بیرون کے لئے دینے والے مخلصین

حسب ارشاد مبارک سیدنا حضرت اقدس فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود ہر ملازم مکلف ہے کہ اپنی پہلی سالانہ ترقی کی رقم تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں ادا کرے۔ اس ارشاد پر لبیک کہنے والے مخلصین کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

قارئین کرام سے ان کی دینی اور دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرمادیں۔

۶۴ - محترم میاں عبد الرحیم احمد صاحب وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ - ... ۱۵ - ۰۰ روپے

۶۵ - محترمہ استانی امۃ الحق صاحبہ گوجرہ ضلع لائل پور ... ۱۵ - ۰۰ "

۶۶ - مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب مخدوم مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا۔ ... ۱۰ - ۰۰ "

۶۷ - " مرزا محمد یعقوب صاحب وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ ... ۵ - ۰۰ "

۶۸ - محترمہ استانی آمنہ بیگم صاحبہ شیخ پور ضلع گجرات ... ۶ - ۵۰ "

۶۹ - مکرم شیخ رفیق احمد صاحب ابن شیخ احمد علی صاحب دار الذکر لاہور ... ۲۰ - ۰۰ "

۷۰ - " میاں خوشی محمد صاحب کارکن وکالت مال تحریک جدید ربوہ ... ۱ - ۰۰ "

۷۱ - " مرزا محمد رشید صاحب گوجرہ ضلع لائل پور ... ۵ - ۰۰ "

اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہنے والے طلباء اور طالبات

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو امتحان میں کامیاب فرمایا ہے انہوں نے سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں بطور شکرانہ چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون تحریک جدید کو ادا کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ان کے اسماء معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو آئندہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ دیگر کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

۹۷ - عزیز امتیاز احمد صاحب راجیکی دار الرحمت ربوہ ... - ۰۰ - ۱۰ روپے

۹۸ - عزیزہ قانتہ شاہدہ بنت مکرم قاضی محمد رشید صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ ... - ۰۰ - ۱۰ "

۹۹ - " ریحانہ سعیدہ بنت مکرم چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر افسر خزانہ ربوہ ... - ۰۰ - ۵ "

۱۰۰ - عزیز مبارک احمد صاحب کھوکھر دہلی کلاتھ ہاؤس گوجرانوالہ ... - ۰۰ - ۵ "

۱۰۱ - عزیزہ نجمہ آفتاب صاحبہ احمدیہ حال میگزین لین کراچی - ... - ۰۰ - ۲۵ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ

ربوہ میں مورخہ ۲۵ تا ۲۷ ستمبر محنت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں پاکستان ریلوے۔ واپڈا۔ سیالکوٹ۔ سرگودھا اور سابق سندھ کی مشہور ٹیموں کے نامور کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں۔ جن کا کھیل دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

چونکہ اس ٹورنامنٹ کا مقصد اس قومی کھیل کا شوق پیدا کرنا اور نئے کھلاڑی تیار کرنا ہے اس لئے ٹکٹ داخلہ کی شرح برائے نام رکھی گئی ہے جو مندرجہ ذیل ہے:-

		بڑوں کے لئے	بچوں کے لئے
(۱)	یومیہ ٹکٹ	پچاس ۵۰ پیسے	پچیس ۲۵ پیسے
(۲)	سیزن ٹکٹ	ایک روپیہ	پچاس ۵۰ پیسے
(۳)	نشست گاہ خاص	دس روپے (سیزن)	پانچ روپے (سیزن)

آپ کی شرکت کھلاڑیوں اور منتظمین کی حوصلہ افزائی کا موجب ہوگی۔

(محمد ہارون خاں سیکرٹری آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ)

درخواست دعا:- میرے بڑے بھائی چوہدری کرامت اللہ خاں کا ٹھگری کا لڑکا عزیزم مبارک احمد چند دنوں سے بیمار ہے تمام بہن بھائیوں سے درخواست دعا ہے۔ (عزیزہ راشدہ گرلسی لائبو کالج؟)

ختم نبوت کی ایک نہایت لطیف تشریح

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا ایمان افروز بیان

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

ماہنامہ الرحیم حیدرآباد کی اشاعت اگست ۱۹۶۲ء میں ایک عمدہ مضمون "مدارج انسانیت شاہ ولی اللہ کے افکار کی روشنی میں" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ فاضل مضمون نگار ابو سلیمان شاہ جہان پوری نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی کتابوں کو کھنگال کر یہ لطیف مضمون مرتب فرمایا ہے۔ انسانوں کے مدارج عمومی کے ذکر کے بعد مومنوں اور علماء حق کا تذکرہ فرمایا ہے۔ آگے لکھا ہے کہ:-

"علمائے حق کے اس مرتبہ پر آ کر انسانیت کی ترقی رک نہیں جاتی۔ بلکہ اس مقام پر پہنچ کر ایک اور بلند مقام نظر آنے لگتا ہے۔ یہ مفہّمین کا مقام ہوتا ہے"۔ (ص۳۶)

مفہّم خداوندی سے تفہیم و تائید پانے والے کو کہتے ہیں۔ مفہّمین کے بھی درجات ہوتے ہیں۔ چنانچہ فاضل مضمون نگار لکھتے ہیں۔

"حضرت شاہ صاحب نے مفہّم کی کئی قسمیں گنائی ہیں اور بتایا ہے کہ ہر مفہّم کی استعداد مختلف ہوتی ہے اس لئے کہ ہر مفہّم کو کتاب و حکمت اور علوم الٰہیہ میں سے جدا جدا چیزیں ملتی ہیں"۔ (ص۴۱)

صاحب مضمون آگے لکھتے ہیں کہ:-

"لیکن مفہّم کا مقام انسانیت کا آخری مقام نہیں۔ اس سے اوپر ایک اور مقام ہوتا ہے جسے مقام نبوت کہتے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔ جب حکمت الٰہی اس کی مقتضی ہوتی ہے۔ کہ مفہّمین میں سے مخلوق کے لئے ایک شخص مبعوث کرے اور اسے لوگوں کے لئے گمراہی کے اندھیروں سے ہدایت کے نور کی طرف آنے کا سبب بنائے اس صورت میں اللہ اپنے بندوں پر فرض کر دیتا ہے۔ کہ وہ دل و جان سے اس کی اطاعت کریں۔ ... اس شخص کو نبی کہتے ہیں"۔

اس سلسلہ میں فاضل مضمون نویس نے حضرت شاہ ولی اللہ کا نظریہ بایں الفاظ ذکر کیا ہے کہ:-

"اس مقام (مقام نبوت) سے اوپر ایک اور مقام آتا ہے۔ یہ مقام جامع جمیع خصوصیات و فضائل مختلفہ ہوتا ہے جو انسانیت کا نقطۂ کمال اور منتہائے عروج کہلاتا ہے۔ اصطلاح میں اس مقام کو مقام ختم نبوت کہتے ہیں .... حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک (بشمولہ) جو انبیاء تشریف لائے ان کی دعوتیں محدود تھیں۔ اور ضرورت تھی کہ ہدایت عظمیٰ کے مقام جامع حسنات و فضائل پر کسی کو فائز کیا جائے۔ اور ختم نبوت کا تاج اسکے سر پر رکھا جائے۔ اللہ تعالےٰ نے خاندان بنو ہاشم کے ایک دُرِّ یتیم کو سرفرازی بخشی اور مقام ختم نبوت پر فائز کیا۔ اور وہ تمام خوبیاں اور صفات و فضائل اور وہ تمام صلاحیتیں جو انبیاء سابقین میں جدا جدا تھیں۔ شخصیت واحدہ میں جمع فرما دیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

جس قدر بھی احوال و مراتب انسانیہ ہو سکتے تھے۔ سب اس مقام کے نیچے آ گئے۔ اس سے اوپر اور اسکے بعد کوئی مقام فضل و کمال نہیں ہے"

(مجلّہ الرحیم اگست ۱۹۶۲ء صفحہ ۴۱-۴۲)

اس اقتباس سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی علیہ الرحمۃ کے نزدیک ختم نبوت وہ مرتبہ کمال ہے جس سے اوپر کوئی مرتبہ کمال و فضل نہیں ہے۔ یہ گویا انسانیت کا نقطۂ کمال ہے۔ ختم نبوت کی یہی صحیح اور لطیف تشریح ہے۔ اے کاش کہ آجکل کے علماء بھی اس حقیقت افروز بیان اور ایمان افزا تشریح کو قبول کر لیں۔

جماعت احمدیہ ختم نبوت کی یہی تشریح مانتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے اجتماعی دعا

مورخہ ۹/۱۱/۶۲ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ حضور کی صحت یابی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی اور صدقہ مبلغ ۴۰ روپے اکٹھا کیا گیا۔

بشیر احمد قائد ضلع مظفر گڑھ علی پور گھوٹہ

علمی اور عملی زندگی میں انقلاب پیدا کرنے کا صحیح طریق

مکرم محمد یوسف صاحب سلیم جامعہ احمدیہ ربوہ

روزنامہ مشرق کی اشاعت مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۲ء میں مسلمانوں کو اپنی علمی اور عملی زندگی میں انقلاب پیدا کرنے کی ضرورت کے زیر عنوان ڈاکٹر ایم الطاف احمد صاحب کی ایک تقریر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"آج ہم زوال کا شکار ہیں۔ ہمارے عقائد خراب ہو چکے ہیں۔ اخلاق و عادات میں ہم آخری حد تک گر چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے جسے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ وہ حیوانات کے انتہائی نچلے مقام تک پہنچ چکا ہے۔ دولت کے حصول کے لئے انسان کتنے لوگوں کا خون کرتا ہے۔ وہ لالچ کی خاطر ایمان بیچتا ہے۔ چور بازاری۔ سمگلنگ۔ دھوکہ بازی۔ جھوٹ اور ملاوٹ کے ذریعہ اپنے بھائی بندوں کی جائز کمائی سے ہاتھ رنگتا ہے۔ انسان نے اس دنیا کو اپنے لئے جہنم بنا لیا ہے۔ اور آخرت کو خرید رہا ہے۔ وہ دنیا و آخرت دونوں کے خسارے کا سودا کئے ہوئے ہے"

امت مسلمہ کی ان گوناگوں خرابیوں کا ذکر آنے کے بعد ان کا علاج قرآن کریم اور سنت رسول کی روشنی میں اصلاح احوال بتایا گیا ہے۔

ہم اس امر سے سو فیصدی متفق ہیں کہ اب مسلمانوں کی علمی اور عملی خرابیوں کا تدارک صرف اور صرف قرآن کریم اور سنت رسولؐ ہی کی پیروی سے وابستہ ہے۔ لیکن ایسی صورت میں جبکہ قرآن اور سنت کے افہام و تفہیم میں اختلافات کے نتیجہ میں مسلمان مختلف فرقوں میں بٹ چکے ہیں۔ قرآن کریم اور سنت کے فروعی احکام اور جزئی اوامر و نواہی کی تشریح و توضیح اپنے اپنے مخصوص عقائد و خیالات کی روشنی میں آنے کے بعد کہیں افراط اور کہیں تفریط کی الگ الگ راہوں پر چل نکلے ہیں۔ اس ابتری اور پراگندگی کی وجہ سے حقیقت اسلام روپوش ہو چکی ہے۔ یہ بات اور بھی مشکل ہو جاتی ہے کہ مسلمان اپنی اصلاح کس فرقہ کے معتقدات اور خیالات کی راہ نمائی میں کریں۔ پس یہ کثرت اختلافات اور پراگندگی عقائد جو دراصل امت کے زوال کا سبب بھی خود اپنی ذات میں ایک حکم و عدل مصلح ربانی کی مقتضی ہے۔ امت کے شیرازہ کو مجتمع کر کے ان میں مرکزیت کی روح پھونک دے۔ کیونکہ جب تک کسی قوم میں مرکزیت نہیں پائی جاتی۔ وہ خواہ کتنی ہی اعلےٰ تعلیم کی حامل کیوں نہ ہو۔ اس کی علمی اور عملی زندگی میں انقلاب کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ اور وہ روحانی اور مادی لحاظ سے ترقی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اور گذشتہ مذہبی تاریخ اس پر شاہد ناطق ہے کہ کوئی امت یا کوئی قوم روحانی طور پر پستی میں گر کر علمی اور عملی زندگی میں انقلاب پیدا کرنا تو درکنار از خود اٹھنے کی اہلیت سے بھی یکسر محروم ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہر زمانہ میں بوقت ضرورت اصلاح خلق ایک روحانی مصلح کی متقاضی رہی ہے۔ جو اپنے بے داغ کیریکٹر اعلیٰ اخلاق اور اللہ تعالےٰ سے کامل تعلق کی بناء پر لوگوں کے لئے نمونہ کا کام دیتا رہا۔ جسے دیکھ کر اور جس کی روحانی تاثیرات کے نتیجہ میں لوگ خواب غفلت سے بیدار ہو کر ہوشیار ہو کر باخدا انسان اور باخدا انسان سے خدا نما وجود بنتے رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے جو قدیم سے چلی آئی ہے۔ کہ اخلاق و عادات عقائد و خیالات اور علم و عمل کے لحاظ سے زوال پذیر قوم کو درس روحانیت دینے کے لئے حسب ضرورت اور موقعہ انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں جہاں ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض ان الفاظ طیبہ میں بیان ہوئی

ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔

(سورۃ جمعہ ع۱)

وہاں ہی ساتھ ہی آخری زمانہ میں آپ کی بعثت ثانیہ کا ذکر بھی و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے الفاظ میں فرما دیا جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آخرین کون ہیں۔ تو آپ نے حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا

لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ھؤلاء

(بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ جمعہ)

یعنی اگر کسی زمانے میں ایمان دنیا سے غائب

ہوکر ثریا ستارے پر بھی چلا گیا تو پھر بھی ان اہل فارس میں سے ایک شخص اسے دوبارہ زمین پر اتار لائے گا۔ اس رجل فارس سے مراد مسیح موعود کا وجود ہے جس نے اپنے رسول مقتدا صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اور آپ کے فیض سے خدا تعالےٰ کا شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل کر کے امت مسلمہ کی اصلاح کا عظیم الشان بیڑا اٹھانا تھا۔ پس اس آخری زمانے میں بھی لوگ اپنی علمی اور عملی خرابیوں کی اصلاح کے لئے ایک ایسے روحانی وجود کے محتاج ہیں جو ان کے سامنے قرآن اور سنت کا حقیقی مفہوم و مطلب اپنے نمونہ سے ثابت کرے۔

امت مسلمہ کی علمی اور عملی خرابیوں کے تدارک کی نشاندہی بعض دیگر احادیث صحیحہ میں بھی صراحتاً اور وضاحتاً موجود ہے۔ ہمارے آقا (فداہ نفسی) صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کی اندرونی خرابیوں کے ازالہ اور بیرونی فتنوں کے استیصال کا ذریعہ مسیح موعود کے وجود کو ٹھہرایا ہے فرمایا:۔

کیف تھلک امۃ انا فی
اولھا والمسیح فی آخرھا۔

(ابن ماجہ باب الاعتصام بالسنۃ)

آخری زمانہ میں جب کہ مسلمانوں پر اعتقادی اور عملی لحاظ سے نکبت و ادبار کے تاریک بادل چھائے ہوئے تھے مسلمان بے حسی اور بے بسی کا شکار ہوکر رہ گئے تھے۔ بیسیوں اندرونی اور بیرونی فتنے اسلام کو مٹانے کے درپے تھے۔ ایسے پر آشوب زمانہ میں قادیان کی ایک گمنام بستی میں ایک دل تھا جو مسلمانوں کے لئے بے قرار ہوا اور ایک جان تھی جو تلملا گئی اور ایک روح تھی جو تڑپ اٹھی۔ اور اس کی درد بھری آواز بے اختیار آستانہ الوہیت تک جا پہنچی۔

اے خداوند آوربار رحمت بہبار
یا مرا بردار یارب زیں مقام اتشیں

اس دل میں دین اسلام کے لئے کچھ ایسا سوز و گداز تھا۔ مسلمانوں کی سود و بہبود کے لئے سچی ہمدردی اور اسلام کی ترقی کے لئے ایسا خالص و بے نظیر جوش تھا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق عین وقت پر اس زوال پذیر امت عقاید و خیالات میں خراب حال اور اخلاق و عادات تہی دامن قوم کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ اسلام کے یہ فتح نصیب جرنیل رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے یہ عاشق صادق مسلمانوں کے سچے بہی خواہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ آپ کی بعثت کے وقت دنیا گناہوں کی آلودگی سے تیرہ و تار تھی۔ ظھر الفساد فی البر والبحر کی صورت حال کسی مصلح ربانی اور امام یزدانی کی بعثت کی متقاضی تھی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کے ساتھ بڑے زور سے فرمایا ہے:

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

مگر افسوس! بہت تھوڑے ہیں جنہوں نے اس آسمانی پانی سے اپنے باغ فطرت کو سرسبز و شاداب بنایا اور اس آسمانی نور سے منور ہوئے۔ ہاں مگر ان تھوڑوں کی علمی اور عملی زندگی میں حیرت انگیز انقلاب کی ایک دنیا گواہ ہے۔ آپ کے قائم کردہ سلسلے کا مخالفانہ حالات میں غیر معمولی ترقی کرنا دنیا کے کناروں تک شہرت حاصل کرنا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی بین دلیل ہے وہاں ڈاکٹر صاحب موصوف جیسے بہی خواہان امت کے لئے لمحہ فکریہ بھی ہے۔

دراصل اخلاق و عادات میں پستی اور عقاید و خیالات میں خرابی پیدا ہی اس وقت ہوتی ہے جب بندوں کا رشتہ ان کے خالق و مالک آقا سے کٹ جاتا ہے وہ دنیا کے بندے بن کر دنیاوی اغراض و مقاصد ہی کو اپنا معبود و مسجود بنا لیتے ہیں ایسی صورت میں دعویٰ ایمان محض ایک دکھاوا اور نمائش ہوتی ہے حقیقی روح مفقود ہوتی ہے انہی خرابیوں کو روحانی امراض سے تعبیر کیا جاتا ہے جن کا علاج کسی روحانی معالج یعنی روحانی مصلح کی بعثت پر موقوف ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی رحمت خاصہ اور الطاف کریمانہ سے مسلمانوں کی ان خرابیوں کا علاج تو پیدا کیا مگر انھوں نے اسے درخور اعتنا نہ سمجھا۔ ان کو وحدت کی لڑی میں پرو کر اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے آواز دی گئی۔ مگر اس کی طرف دھیان نہ دیا۔ لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار و ہوشیار کرتے گمشتگان راہ کو جادہ مستقیم پر قائم کرتے اور ان کا تعلق خدا تعالےٰ سے از سر نو استوار کرنے کے لئے دعوت دی گئی مگر اس پر غور و فکر کرنے کی بجائے ٹھکرا دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے مسیح موعود علیہ السلام کی تائید و نصرت کے لئے ارضی و سماوی نشان پے در پے ظاہر فرمائے مگر لوگوں نے ان سے آنکھیں بند کر لیں۔ تاہم حضرت اقدس علیہ السلام کی جذب و تاثیر میں ڈوبی ہوئی دعوت الی الحق اپنا اثر کئے بغیر نہ رہ سکی۔ آپ کی وفات پر غیر از جماعت اخبارات نے آپ کی عظیم الشان مصلحانہ خدمات جلیلہ اور صفات حمیدہ کا نمایاں طور پر ذکر کیا۔ اخبار وکیل امرتسر نے لکھا:۔

"وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان بنا رہا۔ جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا ..... دنیا سے اٹھ گیا۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب کر کے دکھا جاتے ہیں"

اخبار تہذیب نسواں لاہور نے لکھا:۔

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے

(باقی صفحہ ۸ پر)

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی وفات

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب)

آج ہم اُس نیک دل خاتون کی تدفین کے بعد گھر واپس لوٹ رہے ہیں جن کو عاشق خدا، عاشق محمد رسول اللہ، عاشق جری اللہ عاشق دین اصفیاء حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی زوجیت کا تیس سال تک شرف حاصل رہا۔ یہ نیک اور بزرگ خاتون ۱۹۱۷ء میں حضرت میر صاحبؓ کے نکاح میں آئی تھیں اور ان کے بطن سے بہت سے قیمتی گوہر پیدا ہوئے۔ ان میں سے ایک وہ ہیں جن کو مریم صدیقہ کا نام عطا ہوا اور جن کو ہمارے مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی انتیس سال سے رفیقۂ حیات بننے کا شرف حاصل ہے اور سالہا سال سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی پہلے جنرل سیکرٹری اور اب صدر چلی آرہی ہیں۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا تقویٰ۔ ان کا اخلاص اور ان کی للّٰہیت اور بندگی احباب جماعت پر ظاہر و باہر ہے۔ آپ وہ طبع خوش خلق، مخلص خادم سلسلہ تھے۔ مجھے آنمحترم کے ساتھ ۱۹۱۸ء سے آپ کی وفات تک تعلق رہا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے بعض سفروں میں بھی ہم دونوں شامل رہے آپ زندہ دلی کی تصویر تھے۔ اور عرفانِ الٰہی کا بھی آپ کو خاص مقام حاصل تھا۔

سنہ ۱۹۲۰ء کے سفر ڈلہوزی کا واقعہ ہے ایک روز حضرت صاحب مع اپنے خدام کے پہاڑی ٹیلہ ڈیان کنڈ پر تشریف لے گئے جو کہ سبز گھاس سے ڈھانپا ہوا تھا۔ اتفاق سے میں نے اس موقعہ پر چند شعر کہے تھے جنہیں حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ عنہ نے ترنم کے ساتھ حضرت کی مجلس میں پڑھا ان شعروں میں جب یہ شعر پڑھا گیا۔

بہت تھوڑی پونجی ہے ایماں کی اپنے
مگر ہاتھ شیطاں کا دا ہو رہا ہے

تو آپ پر سخت رقت طاری ہوگئی۔

حضرت میر صاحبؓ کی خوبیوں کا تذکرہ تو طویل داستاں ہے انہیں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے بے انتہا محبت تھی۔ انہیں بمنزلہ والدہ سمجھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عاشقِ زار تھے حضور کے خادموں کیساتھ انتہائی شفقت کرنیوالے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے۔

وہ گھڑی کیا ہی سعید گھڑی تھی جبکہ حضرت میر صاحب کی یہ بیگم صاحبہ مرحومہ جن کی آج تدفین ہوئی ہے حضرت میر صاحب کے نکاح میں ۱۹۱۷ء میں آئی تھیں اور یہ نکاح اتنا مبارک ثابت ہوا کہ اسکے نتیجہ میں پیدا ہونیوالی اولاد میں وہ گوہر آبدار بھی شامل ہے جسے ۱۹۳۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی زوجیت میں آنے کا شرف حاصل ہوا یعنی حضرت سیدہ مریم صدیقہ ام متین صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ جنہیں دین کی خدمت اور حضور کی لمبی بیماری میں حضور کی تیمارداری کرنے کا خاص اور قابلِ فخر موقع ملا

ہم درد دل سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ صاحبہ مرحومہ پر ہزاروں رحمتیں نازل فرمائے۔ اور یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت ام متین مریم صدیقہ بیگم صاحبہ کو بھی اپنے خاص لطف و کرم سے نوازے۔

خاکسار حشمت اللہ
ناچیز خادم حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ

احمدیہ لائبریری مانسہرہ ضلع ہزارہ کے لئے عطیہ

سید نعمت اللہ شاہ صاحب خلف حضرت سید ناصر شاہ صاحب صحابی داماد سید پیر محمد زمان شاہ صاحب مرحوم ایڈووکیٹ مانسہرہ نے مبلغ یکصد روپیہ عطیہ برائے احمدیہ لائبریری کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت احمدیہ مانسہرہ ضلع ہزارہ کو مرحمت فرمائے ہیں۔ یہ لائبریری ان کا صدقہ جاریہ ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان کی دینی اور دنیوی ترقی کے ساتھ صاحب اولاد ہونے کی دعا کی جائے۔

(محمد عرفان امیر جماعت احمدیہ مانسہرہ ضلع ہزارہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۸ ستمبر۔ انڈونیشی صدر سوکارنو حکومت پاکستان کی دعوت پر ہفتہ کو ایک روز کے لئے پاکستان پہنچ رہے ہیں وہ صدر ایوب کے ساتھ اہم بین الاقوامی اور باہمی دلچسپی کے معاملات پر بات چیت کریں گے توقع ہے کہ دونوں لیڈروں کے درمیان میثاق استنبول کا معاملہ زیر غور آئیگا اتوار کی صبح صدر سوکارنو دلی روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں طبی معائنہ کرانے کے بعد وہ غیر جانبدار ملکوں کی ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے قاہرہ جائیں گے۔

مینیوٹا۔ ۱۸ ستمبر مشہور امریکی سائنس دان اور ہائیڈروجن بم کے ایک موجد ڈاکٹر ایڈورڈ ٹیلر نے کہا ہے کہ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف کا یہ بیان صحیح معلوم ہوتا ہے کہ روس نے ایسا ہتھیار ایجاد کر لیا ہے کہ جو پوری دنیا کو تباہ کر سکتا ہے۔ امریکی سائنسدان نے کہا اس اعلان کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ روس شیخی بگھار رہا ہے۔

انھوں نے کہا یہ کہا جا سکتا ہے کہ پوری دنیا کو تباہ کرنے کی دھمکی تو مبالغہ آرائی ہے اس سے جزوی طور پر زبردست نقصان ضرور پہنچایا جا سکتا ہے مسٹر ٹیلر نے کہا کہ انھیں حیرانی ہے کہ روس نئے ہتھیاروں کی تیاری میں مصروف ہے۔ لیکن امریکہ اس پر توجہ نہیں دے رہا یہ متضاد صورت حال نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے، انھوں نے بتایا کہ امریکہ "تابکاری سے پاک ایٹم بم" استعمال کرے گا۔

ٹوکیو ۱۸ ستمبر۔ جاپانی حکومت نے کہا ہے کہ ایٹمی راکٹوں سے مسلح کسی امریکی آبدوز کو جاپان کی کسی بندرگاہ میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔

کھٹمنڈو ۱۸ ستمبر نیپال کے ضلع ڈا ہو سہ میں ایک کشتی ڈوب جانے سے ۳۰ افراد ڈوب گئے۔ مسافر ایک منڈی سے لوٹ رہے تھے۔ صرف چار لاشیں اب تک مل سکی ہیں

سیاٹل۔ ۱۸ ستمبر صدر جانسن نے کہا ہے کہ امریکہ اپنے دفاع کے لئے ایٹمی ہتھیار استعمال کرے گا۔ وہ ایک ڈنر میں تقریر کر رہے تھے۔ صدر جانسن نے کہا کہ اگر اتفاقی طور پر ایٹمی جنگ چھڑ گئی تو امریکہ نے اپنے بچاؤ کا پورا بندوبست کر لیا ہے انھوں نے کہا امریکہ ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کا حامی نہیں لیکن اگر ضرورت پیش آئی تو وہ یہ ہتھیار استعمال کرے گا۔ انھوں نے کہا کہ اول تو امریکہ ایٹمی جنگ کا خواہاں نہیں لیکن اگر کسی فریق کی غلطی سے جنگ چھڑ گئی تو امریکہ اسے رد کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔

لندن ۱۸ ستمبر۔ برطانیہ کی قدامت پسند پارٹی نے اپنا انتخابی منشور شائع کر دیا ہے جس میں اقتصادی ترقی کی طرف توجہ دینے کے وعدے کے ساتھ کہا گیا ہے کہ برطانیہ ایٹمی اسلحہ میں اضافہ کرے گا وہ روس سے مفاہمت کی کوشش کرے گا تاکہ اعصابی جنگ ختم ہو جائے۔

ہانگ کانگ ۱۸ ستمبر۔ چینی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل لوجوئی چنگ نے امریکی سامراجیوں پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ ملائشیا کے مسئلہ کی آڑ لے کر جنوب مشرقی ایشیا میں اشتعال انگیز فوجی کارروائیاں اور جنگ کی دھمکیاں دینے میں برطانوی سامراجیوں سے ساز باز کر رہے ہیں۔

جنرل لو نے انڈونیشیا کی فضائی فوج کے چیف مارشل سوریا درما کے اعزاز میں ایک دعوت دی۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے انھوں نے انڈونیشیا کو چین کی طرف سے ٹھوس امداد کا یقین دلایا ہے۔

کوالالمپور۔ ۱۸ ستمبر۔ ملائشیا کے نائب وزیر اعظم تنکو عبدالرزاق نے بتایا ہے کہ تمام انڈونیشی چھاپہ ماروں کو گرفتار کر لیا ہے اب صورت حال کافی سدھر گئی ہے۔ وہ اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے

تنکو عبدالرزاق نے بتایا کہ جنوبی ملایا میں لابیس کے مقام پر جو انڈونیشی چھاپہ مار اتارے گئے تھے وہ تمام گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ سنگاپور اور کوالالمپور کے درمیان سڑک اور ریلوے لائن کے قریب ۲ ستمبر کو ۵۰ چھاپہ مار اتارے گئے تھے، گورکھا فوجی دستے جنگلوں میں چھاپہ ماروں کی تلاش کر رہے ہیں توقع ہے کہ وہ بہت جلد اس علاقے کو چھاپہ ماروں سے صاف کر دیں گے۔ ان اطلاعات میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ پکڑے جانے والے چھاپہ ماروں نے بتایا ہے کہ ان جنگلوں میں چھاپہ ماروں نے فوجی اڈہ بنا رکھا ہے جس کی مشین گنوں وغیرہ سے حفاظت کی جا رہی ہے۔

نیویارک (اقوام متحدہ) ۱۸ ستمبر۔ سلامتی کونسل میں قبرص کے مسئلہ پر بحث کے دوران قبرصی نمائندے نے کہا ہے کہ ان کا ملک اس تجویز کا حامی ہے کہ قبرص میں اقوام متحدہ کی فوج مزید تین ماہ تک متعین رہے، انھوں نے کہا کہ قبرص اقوام متحدہ کی فوج سے ہر ممکن تعاون کرے گا۔

سیگاؤں ۱۸ ستمبر۔ جنوبی ویت نام میں حالیہ فوجی بغاوت کے ذمہ دار فوجی جرنیلوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے اس کا اعلان وزیر اعظم جنرل نگوین کھان نے کیا۔ گرفتار ہونے والوں میں یہ افراد شامل ہیں جنرل ڈوانگ سوان، جنرل لام وان، سات اور ڈوانگ نگوک لام۔ رائٹر کی اطلاع کے مطابق جنرل نگوین کھان نے کمانڈر انچیف لفٹنٹ جنرل ٹران تھین کھیم کے تمام اختیارات چھین کر انھیں معزول کر دیا ہے اور ان کے تمام اختیارات خود سنبھال لئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ سابق بھارتی وزیر خزانہ مسٹر مرار جی ڈیسائی نے دعویٰ کیا ہے کہ کشمیر بھارت کا ایک حصہ بن چکا ہے اور اس کی موجودہ حیثیت کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ ایک جلسہ عام میں کل انھوں نے کہا کہ ہم پاکستان سے دوستی ضرور چاہتے ہیں لیکن کشمیر اس کے حوالہ نہیں کریں گے انھوں نے کہا کہ ملک کے اندر جو لوگ اس نہج پر سوچتے ہیں اور اس کے لئے جدوجہد کرتے ہیں وہ غدار ہیں۔

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ بھارتی پارلیمنٹ کے کچھ بااثر ارکان نے مطالبہ کیا ہے کہ بھارت اور پاکستان میں مصالحت کرانے کے لئے مسٹر شیخ عبداللہ کی کوشش ذاتی کے ہاتھ مضبوط کئے جائیں اور انتہا پسندوں کو ان کی دیانت اور حب الوطنی پر حملہ سے روکا جائے ان ارکان نے اس رائے کا اظہار کیا کہ بھارت پاکستان کے تعاون سے ہی جنوب مشرقی ایشیا میں طاقت کا خلا پر کر سکتا ہے اور کمیونسٹوں سے اس سارے علاقہ کی آزادی کا تحفظ کر سکتا ہے وزیر اعظم شاستری کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر بحث کے دوران ان ارکان نے جن میں اچاریہ کرپلانی۔ مسٹر فرینک انتھونی۔ اور ڈاکٹر سروجنی قابل ذکر ہیں ان خیالات کا اظہار کیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ انتہا پسند آئے دن جے پرکاش نرائن پر کیچڑ اچھالتے ہیں حالانکہ پورا ملک اس بات سے واقف ہے کہ سرودیہ لیڈر کی دیانت شبہ سے بالاتر ہے اور وہ انتہائی خلوص سے پاکستان کو بھارت کا دوست بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

قاہرہ ۱۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب کے وزیر اعظم امیر فیصل نے امام بدر سے ملاقات کے لئے اپنا خاص ایلچی بھیجا ہے یقین کیا جاتا ہے کہ یہ ایلچی امیر فیصل کا ایک خط لے کر گیا ہے جس میں جمہوریہ یمن اور امام بدر کی فوجوں میں مستقل جنگ بندی کی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

ایک اطلاع کے مطابق کچھ عرب ملک اس تجویز پر غور کر رہے ہیں کہ یمن میں امام بدر کی مذہبی سیادت تسلیم کر لی جائے۔ اور ملک کے دستور میں اس بارے میں ایک دفعہ رکھی جائے اس طرح مذہبی سیادت امام بدر کے خاندان میں برقرار رہے گی اور ان کے کچھ حقوق تسلیم کر لئے جائیں گے۔ انھیں کچھ معاوضہ بھی ادا کیا جائے گا لیکن ملک کی انتظامیہ سے ان کا کوئی تعلق نہیں رہے گا۔

کراچی ۱۸ ستمبر۔ محترمہ فاطمہ جناح نے آج صدارتی انتخاب لڑنے کی درخواست قبول کر لی ہے یہ درخواست پانچ اپوزیشن پارٹیوں کی طرف سے مشترکہ طور پر کی گئی تھی۔

یہ انکشاف آج اپوزیشن لیڈروں کے اجلاس کے بعد کیا گیا ہے جو ٹکم ہاؤس میں شام کے ۵ بجے سے رات کے دس بجے تک خواجہ ناظم الدین کی صدارت میں جاری رہا۔

لکھنؤ ۱۸ ستمبر۔ بھارت کے ممتاز روزنامہ ٹائمز آف انڈیا کے مطابق یوپی میں سوشلسٹ پارٹی کے ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں اب تک تین ہزار افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ یہ ایجی ٹیشن جسے "گھیراؤ ڈالو" کا نام دیا گیا ہے ۱۶ ستمبر کو شروع کیا گیا ہے اور ۱۹ ستمبر تک جاری رہے گا۔

پشاور۔ ۱۸ ستمبر صدر ایوب کشمیری عوام سے کئے گئے وعدوں کو پورا کریں گے۔ اور ان کو خود ارادیت دلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ یہ بات کل یہاں مرکزی وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے مسلم لیگ کی جانب سے دی گئی ایک دعوت میں کہی۔ آپ نے کہا مشرقی پاکستان کے عوام مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں مغربی پاکستان کے لوگوں سے مل کر ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں

—

مرزا غلام احمد قادیانی

مرتبہ سید داؤد احمد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذاتی و خاندانی حالات حضور کے دعاوی تعلیم عقاید کے بارے میں حضور علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں حضور کی تحریرات سے مرتب کی گئی کتاب ہے۔ اس میں یہ التزام رکھا گیا ہے کہ اپنی طرف سے کچھ لکھے بغیر صرف حضور اقدس کے الفاظ ہی میں حضور کے پیغام اور مقام کے مختلف پہلوؤں پر ایک جامع مجموعہ ایک جلد میں پیش کیا جائے۔

عنقریب شائع ہو رہی ہے

ملنے کا پتہ:- سید داؤد احمد ربوہ ضلع جھنگ

سانگلہ ہل کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم صوفی سمیع اللہ صاحب

ایجنٹ روزنامہ الفضل

سانگلہ ہل

سے طلب کریں (مینیجر)

آج دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتاری کیساتھ پھیلنے والا مذہب

اسلام افریقہ میں ہی نہیں بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی لوگوں کو اپنا حلقہ بگوش بنا رہا ہے

مشہور امریکی فاضل ڈاکٹر ہسٹن سمتھ کا اعتراف

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں اور اشارات کے بموجب آج جماعت احمدیہ کی تبلیغی جد و جہد کے نتیجہ میں اسلام دنیا میں پھیل رہا ہے اور بڑی تیز رفتاری کے ساتھ پھیل رہا ہے حتیٰ کہ آج اسے دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ پھیلنے والا مذہب تسلیم کیا جا رہا ہے اس کے ایک تازہ ثبوت کے طور پر ذیل میں امریکہ کے مشہور فلسفہ دان پروفیسر ڈاکٹر ہسٹن سمتھ (Dr. Huston Smith) کی کتاب "دی ریلیجنز آف مین" کا ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ وہ رقمطراز ہیں:۔

"اسلام نے دنیا میں جس زبردست سلطنت کی بنیاد ڈالی تھی اس میں بے شک بعد ازاں ایک حد تک جمود کی کیفیت رونما ہوئی لیکن اب اسلام اس جمود اور بے حسی کی حالت سے پھر اُبھر رہا ہے۔ کتاب ہذا جن مذاہب کے تذکرہ پر مشتمل ہے ان میں سے بعض مذاہب کے متعلق ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ اب موت سے ہمکنار ہوتے جا رہے ہیں یا یوں کہو کہ ایک کالعدم ہونے کو ہیں۔ لیکن اسلام کی یہ حالت نہیں ہے۔ دنیا کے عظیم مذاہب میں سے زمانی اعتبار سے یہ سب سے بعد میں رونما ہونیوالا مذہب اب پھر ایک حد تک جوانی کی سی تب و تاب اور قوت و توانائی کے ساتھ حرکت میں آ رہا ہے۔ بحر اوقیانوس میں جبل الطارق کے بالمقابل مراکش سے لے کر مشرق کی جانب مصر کے راستے مشرق وسطیٰ اور پاکستان میں سے ہوتے ہوئے بحر الکاہل میں انڈونیشیا اور پھر فلپائن تک ہم عصر دنیا میں اسلام ایک زبردست قوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ قریباً دنیا کے ۳۵ کروڑ باشندے اس کے پیروؤں میں شامل ہیں۔ دنیا کے ہر سات انسانوں میں سے ایک اسلام پر اعتقاد رکھتا ہے۔ پھر یہ افکار و خیالات اور افعال و اعمال کو منظم کرتے ہیں اپنے پیروؤں کی اتنی تفصیل کے ساتھ رہنمائی کرتا ہے کہ مغربی دنیا میں جس کی مثال نہیں ملتی۔ مزید برآں اسلام خود اپنے آپ کو مضبوط ہی نہیں بنا رہا بلکہ یہ دنیا میں پھیل رہا ہے اور پھیل بھی رہا ہے بڑی تیزی سے۔ ۱۷۷۳ء کے قریب گوئٹے نے ایک نظم لکھی تھی جس میں اُس نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ایک ندی سے تشبیہہ دی تھی کہ جو آگے ہی آگے بڑھ رہی ہو اور ساتھ کے ساتھ پھیلتی بھی جا رہی ہو۔ اُس نے لکھا تھا اسی طرح محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے پیروؤں کو لئے بڑھتے چلے جا رہے ہیں تاکہ انہیں ازلی باپ (یعنی خدا تعالےٰ) کے حضور باریاب کریں۔ آج اسلام نہ صرف افریقہ اور جنوب مشرقی ایشیا میں پھیل رہا ہے بلکہ کسی حد تک چین، انگلستان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بھی لوگوں کو اپنا حلقہ بگوش بنا رہا ہے۔ بعض کا تو کہنا ہے کہ یہ دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ پھیلنے والا مذہب ہے۔ ابھی ۱۹۴۷ء ہی کی بات ہے کہ پاکستان کے نام سے ۷ کروڑ آبادی کی ایک نئی مسلم مملکت معرض وجود میں آئی ہے بعض علاقوں میں جہاں مشنری سرگرمیوں کے اعتبار سے اسلام اور عیسائیت کے درمیان مقابلہ ہو رہا ہے اسلام کو ایک کے مقابلے میں دس کی نسبت سے کامیابی ہو رہی ہے۔"

(دی ریلیجنز آف مین صـ۲۳۱)

مجالس انصار اللہ ضلع لائل پور کا تربیتی اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع لائل پور کا تربیتی اجتماع مورخہ ۲۶-۲۷ ستمبر بروز ہفتہ و اتوار بمقام چک 69 R.B گھسیٹ پور منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے مرکز کی طرف سے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب۔ محترم مولوی احمد خان صاحب نسیم۔ محترم گیانی واحد حسین صاحب کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس بھی تشریف لے جائیں گے انشاء اللہ العزیز۔ ضلع لائل پور کے انصار سے خصوصاً اور گرد و نواح کے دیگر انصار سے عموماً درخواست ہے کہ وہ اس عظیم روحانی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اسکی برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترم شیخ فضل قادر صاحب کی نعش مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ اور تدفین میں ہزاروں احباب کی شرکت

ربوہ ۔۔۔ ۱۹ ستمبر۔ محترم شیخ فضل قادر صاحب جنہوں نے ۱۷ ستمبر کو پانچ بجے سہ پہر وفات پائی تھی کی نعش کل مورخہ ۱۸ ستمبر کو بعد نماز جمعہ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔

نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز جمعہ کے بعد پڑھائی جس میں اہل ربوہ جو نماز جمعہ ادا کرنے آئے ہوئے تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحوم چونکہ موصی اور صحابی تھے اس لئے جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم جناب حاجی محمد فاضل صاحب نے دعا کرائی۔

محترم شیخ فضل قادر صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت شیخ نور احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جائداد کے مختار عام تھے کے فرزند اکبر تھے۔ پیدائشی احمدی اور قادیان سے ملحق موضع کھارا کے قدیمی باشندہ ہونے کے باعث اوائل عمر میں ہی آپ کو بھی حضور علیہ السلام کی زیارت کا اکثر موقعہ ملتا رہا اور اس طرح حضور علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف آپ کے حصہ میں بھی آیا۔ آپ کا نام بھی حضور علیہ السلام کا تجویز کردہ تھا۔ آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بطور کارکن سالہا سال خدمات بجالانے کے بعد وہاں سے ریٹائر ہوئے۔ جس کے بعد آپ کو کئی سال تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں حاضر رہ کر خدمات بجالانے کا موقعہ ملا۔ اس طرح آپ کو اپنے والد بزرگوار کی طرح حضور کے خدام خاص میں شمولیت کا شرف حاصل رہا۔

مکرم شیخ نور الحق صاحب کارکن ایم این سنڈیکیٹ ربوہ اور مکرم شیخ شمس الحق صاحب آپ کے فرزند ہیں ان کے علاوہ آپ نے دو صاحبزادیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم شیخ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز آپ کی اولاد اور دیگر جملہ پسماندگان اور متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

علمی اور عملی زندگی میں انقلاب پیدا کرنے کا صحیح طریق (بقیہ)

اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دلوں کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم، بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے ..... ان کی ہدایت و رہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی۔"

پس اگر ہمارے غیر از جماعت بھائی صدق دل اور خلوص نیت سے اپنی علمی اور عملی زندگی میں روحانی انقلاب پیدا کرنے کے متمنی ہیں۔ تو ان کے لئے قرآن کریم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق صحیح طریق یہی ہے کہ وہ مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت پر ایمان لائیں۔ کیونکہ اب حقیقی ایمان اس کی حفاظت و تقویت اور ترقی و کمال صرف اور صرف احمدیت کی رہنمائی میں قرآن اور سنت پر عمل پیرا ہونے سے وابستہ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

سالانہ اجتماع انصار اللہ سے پہلے

مجالس انصار اللہ کے جملہ عہدہ داران اس امر کو مدنظر رکھیں کہ سالانہ اجتماع سے پہلے ان کے ہر قسم کے بقایا جات وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں اس کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دی جائے۔ اور کسی رکن کو بقایادار نہ رہنے دیا جائے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)